حدیثِ مجدد اور مودودی

از

امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ لاہور (پاکستان)

حدیثِ مجدّد اور مودودی

اس رسالہ میں ایسے لوگوں کی تردید کی گئی ہے جو مودودی صاحب کو خواہ مخواہ مجدّد بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔

از قلم

امام المناظرین حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

ادارۂ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ وسن پورہ، لاہور

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

نام کتاب :۔ حدیث مجدّد اور مودودی
مصنّف :۔ امام المناظرین حضرت مولانا صُوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
اشاعت :۔ سوم : شوال ١٤١٢ھ
تعداد :۔ اوّل : دوہزار (٢٠٠٠)
دوم : دوہزار (٢٠٠٠)
سوم : تین ہزار (٣٠٠٠)
ہدیہ :۔ ایصالِ ثواب بحق قبلہ صُوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (مصنّف کتاب ہذا) اور دُعائے خیر بحق معاونین ادارہ۔
ناشر :۔ ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ وسن پورہ لاہور۔ ٣٩۔

ملنے کا پتہ

خادم ادارہ اشاعت العلوم کرم پارک مصری شاہ۔ لاہور
نوٹ :۔ بیرونی حضرات [illegible] پیسہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

والصّلوٰة والسّلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

مدیر ہفت روزہ" افریشیا" (٤ اکتوبر تا ١٠ اکتوبر) لاہور نے مودودی صاحب کی موت کے بعد" افریشیا کا نذرانہ عقیدت" کے عنوان سے اپنا ہفت روزہ جریدہ شائع کیا۔ جس کا سرورق سیاہ اور اُس پر مودودی صاحب کی فوٹو شائع کی۔ فوٹو پر" مجدّد مودودی رحمۃ اللہ علیہ" بھی تحریر ہے۔ یہ صرف" افریشیا" ہی ہے جس نے مودودی صاحب کو مجدّد قرار دینے میں اولیّت حاصل کی ہے۔ افریشیا کے صفحہ ٢ پر تحریر ہے :۔

" ہر صدی کے سرے پر ایک مجدّد ہوتا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی مذکورہ قول حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ پھر اس من گھڑت فقرے کو مودودی صاحب پر یوں منطبق کیا ہے۔ لکھتا ہے :۔

چودہویں صدی کے اختتام میں دو ماہ سے کم دن رہ گئے ہیں حضرت مولانا کی وفات ٢٩ شوال المکرم ١٣٩٩ھ کو ہوئی لہٰذا مودودی صاحب

اس چودہویں صدی کے مجدد ثابت ہوئے) ہفت روزہ افریشیا کے
مضمون نگار نے اس بیان سے مودودی صاحب سے اظہار عقیدت نہیں
کیا بلکہ اپنی خیانت کا ثبوت مہیا کیا ہے اور خیانت بھی رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ارشاد پاک میں۔ لہذا اس خیانت یا اندھی عقیدت کو طشت
ازبام کرنے کے لیے سب سے پہلے حدیث شریف کے صحیح الفاظ
پیش کئے جائیں گے۔ پھر اس حدیث پاک کی اسنادی حیثیت تحریر
کریں گے۔ اس کے بعد اس حدیث پاک کا مفہوم جو محدثین کرام اور حفاظ
حدیث نے بیان فرمایا ہے وہ لکھا جائے گا پھر دیکھا جائے گا کہ یہ
عظیم الشان فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مودودی صاحب پر منطبق ہوتا
ہے یا نہیں۔

حدیث مجدد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ
عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔ [1]

(مذکورہ الفاظ مستدرک شریف کے ہیں۔)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے

[1] ابوداؤد جز ۲ صفحہ ۲۳۳، المستدرک جلد ۴ صفحہ ۵۲۲

پر اس امت کے لیے ایک ایسا مرد مقرر فرمائے گا جو دین مبارک کو
از سر نو نکھار دے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے یہ بات روز روشن کی
طرح ظاہر ہے کہ دین اسلام متوارث اور متصل دین ہے یعنی ہر بعد میں
آنے والا دین کو پہلے گذرے ہوئے لوگوں سے اخذ کرتا چلا آیا ہے
جس کا دین مذکورہ طریقہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچے۔ یعنی
اس کا پیش کردہ اسلام متصل نہ ہو۔ ایسا شخص بددین اور کذاب ہے۔

حدیث مجدد کی اسنادی حیثیت

جلال الملۃ والدین خاتم حفاظ مصر امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِیْثُ اَتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰی تَصْحِیْحِهٖ مِنْهُمُ الْحَاکِمُ
فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَمِمَّنْ نَصَّ عَلٰی صِحَّتِهٖ
مِنَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ۔ [1]

ترجمہ: ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری نے مستدرک میں اور امام بیہقی نے
مدخل میں اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے اور ایسا ہی بعد والوں
میں سے حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی صحت پر جزم کیا ہے۔
معلوم ہوا حدیث مجدد اپنی اسناد کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔

[1] حاشیہ ابوداؤد شریف صفحہ ۲۳۳ جز ۵

مفہوم حدیث مجدد از اکابرین امت محمدیہ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

محدث عبدالرؤف مناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

(یُجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا) اَیْ یُبَیِّنُ السُّنَّةَ مِنَ الْبِدْعَةِ وَیُکْثِرُ الْعِلْمَ وَیَنْصُرُ اَهْلَهٗ وَیَکْسِرُ اَهْلَ الْبِدْعَةِ وَیُذِلُّهُمْ وَ قَالُوْا لَا یَکُوْنُ اِلَّا عَالِمًا بِالْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ[1]

ترجمہ : دین کو نکھارنے کا یہ معنی ہے کہ وہ مجدد سنت کو بدعت سے ممتاز کر دے گا۔ علم دین کثرت سے پھیلائے گا اور اہل علم کا ناصر و مددگار ہوگا۔ اہل بدعت کی شوکت کو توڑ کر انہیں ذلیل کر دے گا۔ علماء نے کہا ہے کہ مجدد، دین کے ظاہری اور باطنی علم کا جامع ہوگا۔

یہی محدث مناوی رضی اللہ عنہ امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ مجدد کے لیے یہ شرط ہے :

وَالشَّرْطُ فِیْ ذَالِكَ اَنْ تَنْقَضِیَ الْمِائَةُ وَهُوَ عَلٰی حَیَاتِهٖ بَیْنَ النَّاسِ[2]

---

[1] (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر جلد ۲ ص۲۸۱ - ۲۸۲

[2] فیض القدیر جلد ۲ ص۲۸۲

ترجمہ : مجدد کے لیے یہ شرط ہے کہ جس صدی کا مجدد ہوگا اس کی زندگی میں ہی وہ صدی گزر جائے گی۔ یعنی تجدید دین کی صدی پوری گذار کر فوت ہوگا۔

امام علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی المتوفی ۱۰۴۴ھ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

اَلْمُرَادُ بِرَاْسِهَا اٰخِرُهَا بِاَنْ یُدْرِكَ اَوَاخِرَ الْمِائَةِ الَّتِیْ یَلِیْهَا بِاَنْ تَنْقَضِیَ تِلْكَ الْمِائَةُ وَهُوَ حَیٌّ[1]

ترجمہ : راسؐ سے صدی کا آخر مراد ہے یعنی کہ مجدد اپنی پوری صدی گزار کر آئندہ شروع ہونے والی صدی کے بھی چند سال زندہ رہ کر وفات پائے گا۔

علامہ محمد بن سالم الحفنی المتوفی ۱۰۸۱ھ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

(یَبْعَثُ) اَلْبَعْثُ الْاِرْسَالُ وَلٰکِنَّ الْمُرَادَ هُنَا بَلِ الْمُرَادُ اَنَّهٗ یُقَیِّضُ شَخْصًا بِاَنْ یَجْعَلَ لَهٗ مَلَکَةً یَذُوْبُ بِهَا الْبَاطِلُ وَیَنْصُرُ الْحَقَّ[2]

ترجمہ : بعثت کا معنی بھیجنا ہے لیکن یہاں یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا شخص مقرر فرمائے گا جسے باطل مٹانے اور نصرت حق کا ملکہ عطا فرمائے گا۔

---

[1] سیرت حلبیہ جلد ۲ ص۱۰۵ طبع جدید ۱۳۳۰ھ تقطیع کلاں [2] حاشیہ السراج المنیر شرح الجامع الصغیر جلد ۱ ص۱۷۱

یہی بزرگ مزید فرماتے ہیں

وَاَنْ یَکُوْنَ الْمَبْعُوْثُ عَلٰی رَأْسِ الْمِائَۃِ رَجُلًا مَشْھُوْرًا مَعْرُوْفًا مُشَارًا اِلَیْہِ وَاَنْ تَنْقَضِیَ الْمِائَۃُ وَھُوَ حَیٌّ مُشَارٌ اِلَیْہِ...... عَالِمًا بِالْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّۃِ الظَّاھِرَۃِ وَالْبَاطِنَۃِ نَاصِرًا لِلسُّنَّۃِ قَامِعًا لِلْبِدْعَۃِ[۱]

ترجمہ: صدی کے آخر میں مبعوث ہونے والے میں ایک بات یہ ہوگی وہ مشہور و معروف ہوگا اور مرجع خاص و عام ہوگا۔ دوسری بات یہ ہوگی کہ صدی پوری گذر جائے گی اور وہ مشہور خاص و عام کا مرجع حیات ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ ہوگا۔ ناصر سُنّت اور بدعت کو مٹانے والا ہوگا۔

اکابرینِ اُمّت کی تشریح سے جو کچھ مستفاد ہے

۱. مجدد اپنی صدی پوری گزار کر آئندہ صدی کے بھی کچھ سال پاکر وصال فرماتا ہے۔

۲. علمِ ظاہر اور علمِ باطن کا جامع ہوگا۔

[۱] حاشیہ السراج المنیر جلد ۱ صفحہ ۴

۳. سنّت اور اہلِ سنّت کا حامی و ناصر ہوگا۔ اہلِ بدعت کا ذلیل کنندہ ہوگا۔

۴. وہ اپنی حیات مبارکہ میں ہی مشہور اور خاص و عام کی جائے رجوع ہوگا۔

۵. قرآن و حدیث کے علم کو عام کرنے والا ہوگا۔

پہلی صدی سے آٹھویں صدی تک کے مجدّدین رضوان اللہ علیہم اجمعین

پہلی صدی کے مجدد	حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
دوسری صدی کے مجدد	قطب الوجود سیدنا امام الشافعی رضی اللہ عنہ
تیسری صدی کے مجدد	قاضی ابوالعباس ابن سریج شافعی رضی اللہ عنہ
چوتھی صدی کے مجدد	امام باقلانی رضی اللہ عنہ
پانچویں صدی کے مجدد	حجۃ الاسلام امام غزالی رضی اللہ عنہ
چھٹی صدی کے مجدد	امام فخرالدین رازی رضی اللہ عنہ
ساتویں صدی کے مجدد	ابن دقیق العید رضی اللہ عنہ
آٹھویں صدی کے مجدد	امام بلقینی رضی اللہ عنہ
نویں صدی کے مجدد	خاتم الحفاظ سیدنا جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ

[۱] فیض القدیر للمناوی جلد ۲ صفحہ ۲۸۲

مذکورہ بالا مجددین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے بعض بالاتفاق ہیں بعض بالاختلاف اور جو شخص حقیقت سے واقفیت چاہے اُسے فیض القدیر للمناوی جلد ۱ صفحہ ۲۸۲ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

دسویں صدی کے مجدد

دسویں صدی ہجری کے مجدد علی بن سلطان قاری مکی رضی اللہ تعالیٰ مانے گئے ہیں۔

اکابرینِ امت کی تصریحات کے مطابق مجددین سابقین کی جانچ

تصریح اول: یہ کہ مجدد کے لیے اپنی صدی پوری گزار کر آئندہ صدی کے بھی چند سال زندہ رہنا ضروری ہے۔ جن مجددین کا سن وصال ہمیں بآسانی مل سکا ہے ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلی صدی کے مجدد عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی وفات سنہ ۱۰۱ھ میں ہوئی یعنی اپنی صدی پوری گزار کر اگلی صدی کا ایک سال زندہ رہ کر وفات پائی۔

دوسری صدی کے مجدد قطب الوجود سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا سن وصال سنہ ۲۰۴ھ ہے۔ آپ نے بھی آئندہ صدی کے چار سال زندہ رہ کر وفات پائی۔

تیسری صدی کے مجدد قاضی ابوالعباس ابن شریح شافعی کا سن وفات

سنہ ۳۴۴ھ ہے۔ آپ نے بھی آئندہ صدی کے ۴۴ سال گزارے۔

چوتھی صدی کے مجدد امام باقلانی رضی اللہ عنہ کا سن وصال معلوم نہیں ہو سکا۔

پانچویں صدی کے مجدد حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا سن وفات سنہ ۵۰۵ھ ہے۔

چھٹی صدی کے مجدد امام فخرالدین رازی رضی اللہ عنہ کا سن وصال سنہ ۶۰۶ھ ہے۔

ساتویں صدی کے مجدد امام ابن دقیق العید رضی اللہ عنہ کا سن وفات سنہ ۷۰۲ھ ہے۔

آٹھویں صدی کے مجدد امام بلقینی رضی اللہ عنہ کا سن وفات بھی معلوم نہیں ہو سکا۔

نویں صدی کے مجدد امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کا سن وفات سنہ ۹۱۱ھ ہے۔

دسویں صدی کے مجدد علی بن سلطان قاری مکی رضی اللہ عنہ کا سن وفات سنہ ۱۰۱۹ھ ہے۔

دسویں صدی ہجری تک کے مجددوں میں سے صرف دو حضرات ہیں جن کا سن وصال مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔ اگر ان دو کا سن وفات مل جائے تو میں جزم سے کہتا ہوں کہ یہ حضرات بھی دیگر حضرات کی طرح حدیث سے مفہوم شروط پر پورے اترے ہیں۔

باقی رہا ان حضرات کا علوم ظاہر و باطن کا جامع ہونا اور مرجع خاص و عام ہونا۔ سنت اور اہلِ سنت کے حامی اور ناصر ہونا یہ ایک ایسی بات ہے جس میں کسی بھی صاحبِ علم کو شک و شبہ نہیں۔

اب ذرا مودودی صاحب کو حدیث مجدد پر جانچیں

دلیل نمبر ۱ : اگر مودودی صاحب مجدد ہوتے جیسا کہ ابن ذر ہفت روزہ افریشیا کا گمان ہے تو مودودی صاحب کو پندرہویں صدی ہجری کے اوائل تک زندہ رہنا ضروری تھا جیسا مجددین سابقین کو ہم ثابت کر آئے ہیں لیکن مودودی صاحب کا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ابھی چودہویں صدی ہی تمام نہیں ہوئی تھی کہ مودودی صاحب کو موت نے آدبوچا۔

بطلانِ مجددیت مودودی پر دلیل نمبر ۲

عقل اس بات پر شاہد ہے کہ انسان حقیقتاً جس گروہ کا ہوتا ہے اس گروہ کے کسی بھی فرد کی تنقیص و تحقیر نہیں کرتا جیسے گروہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ وہ سب کے سب ایک دوسرے کی تنقیص سے پاک اور مبرا ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے کذاب ہونے پر جہاں دیگر شرعی دلائل موجود ہیں وہاں یہ عقلی دلیل بھی اُسے کذاب ٹھہراتی ہے کہ اس ظالم نے باوجود دعویٰ نبوت کے انبیاء سابقین کی تنقیص و تحقیر کی ہے۔

یہی حال مجددین سابقین کا ہے کہ وہ بھی ایک دوسرے کی تنقیص سے مُبرّا ہیں اور ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ مجدد اپنے نبی کا نائب ہوتا ہے۔

لیکن مودودی صاحب ساری زندگی مجددین سابقین کی تنقیص پر ڈٹے رہے ہیں جیسا کہ اپنی کتاب تجدید و احیاء دین کے ص۱۳ پر لکھا ہے:

"تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا ہے مجدد کامل کا مقام ابھی تک خالی ہے۔"

مودودی صاحب نے اپنے اس قول سے صرف جمیع مجددین کی ہی تنقیص نہیں کی بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تنقیص کی ہے۔ کیونکہ مودودی نے یہ ثابت کر دیا کہ معاذ اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقص مجددوں کی بشارت دی ہے حالانکہ آپ کا فرمان اس بات کا مقتضی ہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک ایسا فرد اُٹھے جو خود بھی کامل ہو اور دین کی کامل تجدید کرے۔ مودودی صاحب کو تو اتنا بھی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں مدح ہمیشہ فردِ کامل کی ہوتی ہے ناقصوں کی مدح کرنا تو ابنائے زر کا کام ہے۔

مودودی کی مجددیت کے بطلان پر دلیل نمبر ۳

۱۔ مجددِ دین کے لیے دین کے ظاہری اور باطنی علم کا جامع ہونا بھی ضروری ہے جسے شریعت اور طریقت کا جامع کہتے ہیں۔ اس کے برعکس مودودی صاحب تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بھی نہیں سمجھے —

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

" خدا کی رحمت اور مہربانی اپنی مخلوق پر اتنی زیادہ ہے۔ اس قدر وسیع ہے ایسی بے حد وحساب ہے کہ اس کے بیان میں بڑے سے بڑا مبالغے کا لفظ بول کر بھی جی نہیں بھرتا۔ اس لئے اس کی فراوانی کا حق ادا کرنے کے لیے پھر رحیم کا لفظ مزید استعمال کیا گیا "

اس کے بعد موودودی صاحب نے پنجابی کی تین مثالیں دی ہیں ۔

۱۔ سخی کا لفظ بول کر جب تشنگی محسوس کرتے ہیں تو اس پر " داتا " کا اضافہ کرتے ہیں ۔

۲۔ رنگ کی تعریف میں جب " گورے " کو کافی نہیں پاتے تو اس پر " چٹے " کا لفظ بڑھا دیتے ہیں ۔

۳۔ درازی قد کے ذکر میں جب " لمبا " کہنے سے تسلی نہیں ہوتی تو " تڑنگا " بھی کہتے ہیں [۱]

موودودی صاحب کی عربی دانی ملاحظہ فرمائیے

قرآن مجید عربی زبان میں اترا ہے اور عربی زبان ایک مہذب اور بلند پایہ زبان ہے بالخصوص قرآن کی زبان تو بہت ہی بلند ہے ، اس میں نہ تحصیل حاصل ہے اور نہ ہی کوئی لغو اور بیکار لفظ ۔

---

[۱] تفہیم القرآن جلد ا صـ۳۳ حاشیہ صـ۵

لیکن موودودی صاحب ہیں جنہوں نے (رحیم) کو لغو لفظ قرار دیا ہے جیسا کہ " لمبا تڑنگا " اسی طرح الرحمٰن الرحیم ہے ۔ موودودی صاحب کے شعور کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جاتا ۔ اتنا بھی شعور نہیں کہ تڑنگا بے معنیٰ لغو لفظ ہے ۔ یہ کبھی تنہا استعمال نہیں ہوتا ۔ اس کے برعکس رحیم اللہ تعالےٰ کی ایک مستقل صفت ہے ۔ صفت رحمان سے علیحدہ بھی قرآن مجید میں بارہا استعمال ہوئی ہے ۔

موودودی کی مجددیت کے بطلان پر دلیل نمبر ۲

دلیل نمبر ۲ : مجدد کی تعریف میں ہم اکابرین امت کے اقوال نقل کر آئے ہیں جن میں ایک اہم بات یہ ہے کہ دین کی تجدید کرنے والا ناصر سنت اور قامع بدعت ہوگا لیکن ناصر سنت تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو خود سچا اور پکا اہل سنت ہو ۔

اب ہم جب یہ دیکھتے ہیں کہ موودودی اور جبقہ (گروہ) موودودیہ کیا پکا اور سچا اہل سنت ہے تو جواب اس کے خلاف ملتا ہے ۔

موودودی صاحب نے خود لکھا ہے کہ سنی جہالت کی پیداوار ہیں ۔ ثبوت کے لیے دیکھو موودودی کا رسالہ " فرقہ بندی خلاف اسلام ہے " کا صـ آخری دو سطریں ۔ معلوم ہوا کہ جب موودودی کے نزدیک سنی جہالت کی پیداوار ہیں تو موودودی اور فرقہ موودودیہ سنی ہرگز ہرگز نہیں ہیں ۔ لہٰذا یہ مخرب دین تو ہو سکتا لیکن مجدد دین نہیں ۔

مودودی کی اصل عبارت مندرجہ ذیل ہے

"خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر اہلِ حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سُنی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں۔ یہ امتیں جہالت کی پیداوار ہوتی ہیں۔"

نوٹ: اس عبارت کے رد میں ہمارا ایک مستقل رسالہ بنام "اسلام کے بدترین دشمن" شائع ہو چکا ہے اس کا مطالعہ کریں۔

وما علینا الا البلاغ

حررہ خادم الشریعۃ المطہرۃ المحمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دائماً ابداً ابداً۔

محمد اللہ دتہ

وسن پورہ۔ لاہور